السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

سورۃ جمعہ میں آتا ہے کہ ''جب تمہیں نمازِ جمعہ کےلئے بلایا جائے تو دوڑ کر آؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔'' تو آیا کیا اس آیت کی روشنی میں پہلی اذان خطبہ شروع ہونے سے ۱۵،۲۰ منٹ پہلے دی جا سکتی ہے (یعنی جمعہ کےلئے دو اذانیں) ایک خطیب صاحب فرماتے ہیں کہ صرف ایک اذان ہی دی جائے، لیکن اگر ایک اذان ہی دی جائے تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے، کیونکہ اس آیت سے تو یہی واضح ہورہا ہے کہ جب حدیث میں حکم ہے کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے آنے والے کے جمعے کا ثواب ملتا ہے۔ (محمد خورشید شاہ، راولپنڈی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سورۃ جمعہ کی آیت کریمہ میں منبری اذان کا بیان ہے۔ پہلی اذان کا نہیں وہ تو خلیفہ ثالث عثمانؓ کے دور میں شروع ہوئی اور یہ ضروری بھی نہیں۔ صرف جواز ہے قرآنی آیت میں وجوب کے وقت کا ذکر ہے۔ اُصولِ فقہ میں قاعدہ مشہور ہے: م الایتم الواجب اِلا بہ فھو واجب جس کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے اپنا کاروبار چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ آدمی منبری اذان کے وقت مسجد میں پہنچ سکے اور حدیث میں جن گھڑیوں کا بیان ہے وہ صرف فضیلت کی گھڑیاں ہیں، وجوب کی نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآنی آیت میں پہلی اذان کی طرف اشارہ تک نہیں اور نہ آج تک کسی مفسر نے اس سے یہ بات سمجھی ہے جو آپ کے ذہن میں ہے۔ اصلاً اذان ایک ہی ہے جس طرح کہ خطیب صاحب نے فرمایا ہے۔ اضافی اذان کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ جواز ہے۔ مزید تفصیل کےلئے سابقہ فتاویٰ کی طرف رجوع کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 242

محدث فتویٰ